اُمہات المومنین

ازواج مطہرات: اُمت کے بالمقابل حضور کو یہ امتیازی خصوصیت حاصل تھی کہ آپ چار سے زیادہ شادیاں کر سکتے تھے۔ چنانچہ آپ نے مختلف اغراض کے تحت متعدد شادیاں کیں۔ آپ کی ازواج مطہرات کی تعداد گیارہ ہے۔ آپ کی سب سے پہلی بیوی حضرت خدیجہ ہیں۔ ان کے زندگی میں آپ نے کوئی دوسری شادی نہیں کی۔ ان کی وفات کے بعد حضرت سودہ بنت زمعہ سے سن 10 نبوی میں شادی کی۔ 11 نبوی میں آپ نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر سے شادی کی۔ یہ آپ کی ازواج میں واحد باکرہ زوجہ تھیں۔ یہ بہت بڑی فقیہ اور حضور کی محبوب ترین زوجہ تھیں۔ حضرت حفصہ بنت عمر کے خاوند خنیس بن حزامہ سہمی کی رحلت ہوئی تو 3 ہجری میں آپ نے حضرت حفصہ سے شادی کی۔ جنگ احد میں حضرت عبداللہ بن جحش کی شہادت کے بعد آپ نے ان کی بیوہ ام المساکین حضرت زینب بنت خزیمہ سے

شادی کی۔ 4ھ میں حضرت ابوسلمہ کے انتقال کے بعد آپ نے ان کی بیوہ حضرت ام سلمیٰ ہند بنت ابی امیہ سے شادی کی۔ حضرت زید سے طلاق کے بعد 5ھ میں آپ کا نکاح اپنی پھوپھی زاد حضرت زینب بنت جحش سے ہوا۔ 5 یا 6ھ میں آپ نے غزوہ بنو مصطلق کے نتیجہ میں قید ہو کر آنے والی خاتون حضرت جویریہ بنت حارث سے نکاح فرمایا۔ 7ھ میں آپ کا نکاح حضرت اُم حبیبہ، جن کا خاوند ہجرت حبشہ کے بعد مرتد ہو گیا اور وہیں انتقال کر گیا تھا، سے ہوا۔ 7ھ میں فتح خیبر کے بعد آپ نے خیبر کے قیدیوں میں آنے والی صفیہ بنت حُیَی بن اخطب سے، انہیں آزاد کر کے عقد کیا۔ ذی قعدہ 7ھ میں عمرۃ قضاء سے فارغ ہو کر آپ نے میمونہ بنت حارث سے شادی کی۔ یہ گیارہ بیویاں ہیں جو آپ کے عقد میں آئیں اور آپ کی صحبت و رفاقت میں رہیں۔ ان میں سے دو بیویاں حضرت خدیجہ اور ام المساکین زینب آپ کی حیات طیبہ میں انتقال کر گئیں اور نو آپ کی وفات کے بعد زندہ رہیں۔ ان کے علاوہ دو خواتین ایسی ہیں جن کے بارے میں اختلاف ہے کہ ان سے آپ کا عقد ہوا یا نہیں، البتہ اس پر اتفاق ہے کہ ان کی رخصتی عمل میں نہیں آئی۔ ان میں ایک قبیلہ بنو کلاب کی عمرہ بنت یزید کلابیہ اور ایک قبیلہ کندہ کی اسماء بنت نعمان کندیہ ہیں۔ جہاں تک لونڈیوں کا معاملہ ہے تو آپ نے دو لونڈیاں اپنے پاس رکھیں۔ ایک مقوقس کی ہدیہ کردہ ماریہ قبطیہ اور ایک بنو نضیر یا بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والی ریحانہ بنت زید۔ حضرت ریحانہ سے متعلق بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ انہیں آپ نے آزاد کر کے اپنے عقد میں لے لیا تھا۔

جن خوش نصیب خواتین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کا شرف حاصل ہوا وہ امہات المومنین یا مومنین کی مائیں کہلاتی ہیں۔ امہات المومنین کا ذرا تفصیلی ذکر حسب ذیل ہے:

1۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

تعارف: حضرت خدیجہ بنتِ خویلد کی پیدائش 15 عام الفیل کو ہوئی۔ آپ کا خاندان تجارت پیشہ اور خوشحال تھا۔ روایات کے مطابق آپ کی شادی عتیق بن عابد کے ساتھ ہوئی۔ عتیق کی وفات کے بعد آپ ابو ہالہ کے نکاح میں آئیں لیکن ابو ہالہ کا بھی کچھ عرصہ بعد انتقال ہو گیا۔ پہلے شوہر سے آپ کا ایک بیٹا عبداللہ تھا اور دوسرے سے دو بیٹے ہند اور حارث اور ایک بیٹی زینب تھی۔ حضرت خدیجہ تجارت میں معروف تھیں۔ مختلف لوگ ان کا مال تجارت لے کر دوسرے ملکوں کے سفر کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کا مال تجارت لے کر جانے کا اتفاق ہوا تو حضرت خدیجہ نے اپنے غلام میسرہ کو ساتھ بھیج دیا۔ میسرہ نے آ کر حضور کی بے نظیر شرافت و نجابت اور تدبر و فراست کا آنکھوں دیکھا حال سنایا تو حضرت خدیجہ بہت متاثر ہوئیں۔ وہ پہلے بھی آپ کے اعلیٰ اخلاق سے متعلق جان چکی تھی۔ چنانچہ انہوں نے

نفیسہ بنت منیب کے ذریعے حضور کو شادی کا پیغام بھجوایا۔ جسے حضور کی جانب شرف قبولیت حاصل ہوا۔ شادی کے وقت حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال اور حضور کی پچیس سال تھی۔ نہایت ہمدرد اور غمگسار بیوی ثابت ہوئیں۔ حضور نے اعلان نبوت فرمایا تو آپ نے فوراً تصدیق کی اور آپ کی نصرت کے لیے وقف ہو گئیں۔ ابراہیم کے سوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد آپ ہی سے پیدا ہوئی جن میں دو بیٹے عبداللہ اور قاسم اور چار بیٹیاں زینب، ام کلثوم، رقیہ اور فاطمہ شامل ہیں۔ آپ نے 63 سال کی عمر میں وصال فرمایا اور حجون یا جنت المعلیٰ میں دفن ہوئیں۔

خدمات اور سیرت و فضائل: اسلام اور پیغمبر اسلام کے لیے حضرت خدیجہ کی خدمات غیر معمولی ہیں۔ آپ نے اپنا تمام سرمایہ اور تمام صلاحیتیں اسلام اور پیغمبر اسلام کے لیے وقف کر دی تھیں۔ پہلی وحی کے نزول کے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سخت اضطراب کے عالم میں گھر آئے تو حضرت خدیجہ نے آپ کی ڈھارس بندھانے کی کوشش کی اور فرمایا: آپ پریشان نہ ہوں۔ آپ غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرنے والے اور اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک ہیں۔ اللہ آپ کو کبھی نہ چھوڑے گا۔ پھر آپ کو ہمراہ لے کر اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ یہ اقدام بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بڑا مددگار ثابت ہوا۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت کی اور آپ کی وفاداری و غمگساری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ کا فرمان ہے کہ خدیجہ نے میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ میری تکذیب کر رہے تھے۔ جب لوگ کافر تھے وہ اسلام لائیں اور جب میرا کوئی حامی نہ تھا انہوں نے میری مدد کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ سے بے پناہ محبت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ ان کی زندگی میں آپ نے کوئی دوسری شادی نہ کی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے جتنا رشک خدیجہ پر آتا ہے کسی اور پر نہیں آتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا اکثر ذکر کرتے رہتے۔ جب کوئی جانور ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کو اہتمام کے ساتھ گوشت پہنچاتے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدیجہ تمام عورتوں کی سردار اور مریم و آسیہ سے بھی افضل ہیں۔ حضرت خدیجہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل کے ذریعے حضور کے پاس آپ کو سلام بھیجا اور جنت میں ایک خوبصورت محل کی خوشخبری سنائی۔ جس سال حضرت خدیجہ نے وفات پائی اس سال حضرت ابوطالب کی بھی وفات ہوئی تھی۔ یہ سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انتہائی صدمے کا سال تھا۔ چنانچہ اس سال کو عام الحزن یا غموں کا سال قرار دیا گیا۔

2۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

تعارف: حضرت سودہ کے والد کا نام زمعہ بن قیس اور والدہ کا نام شموس ہے۔ آپ ابتدا ہی میں مشرف بہ اسلام ہو گئی تھیں۔ آپ کا پہلا نکاح سکران بن عمرو سے ہوا تھا، جن کے ساتھ آپ نے ہجرت حبشہ ثانیہ کی۔ حبشہ سے واپسی کے بعد سکران کا انتقال ہو گیا۔ ادھر حضرت خدیجہ بھی وفات پا گئی تھیں۔ حضرت خولہ بنت حکیم نے حضور کو حضرت سودہ سے نکاح کی تجویز پیش کی۔ فریقین کی رضامندی کے بعد حضرت سودہ حضور کے نکاح میں آ گئیں۔ حضرت سودہ نے دین اسلام کی خاطر دوسری ہجرت مدینہ کی طرف فرمائی۔ آپ کے سنِ وفات میں اختلاف ہے۔ قابلِ ترجیح روایت یہ ہے کہ آپ نے 22ھ میں وفات پائی۔

خدمات اور سیرت وفضائل: حضرت سودہ نے دین اسلام کے لیے قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے راہ خدا میں پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پھر مدینہ کی طرف۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت رکھتی تھیں۔ حضرت خدیجہ کی وفات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حزن وملال کو دور کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ بہت زیادہ سخاوت کرنے والی تھیں۔ آپ کی سخاوت کی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو لمبے ہاتھوں والی قرار دیا۔ حضرت سودہ اور حضرت عائشہ یکے بعد دیگرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ دونوں کی ایک دوسرے سے مثالی محبت تھی۔ حضرت سودہ سے احادیث بھی مروی ہیں، متعدد صحابہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

3۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تعارف: حضرت عائشہ کے والد حضرت ابوبکر اور والدہ ام رومان ہیں۔ نبوت کے پانچویں سال پیدا ہوئیں۔ روایات کے مطابق حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد چھ سال کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا نکاح ہوا آپ سے نکاح کی تجویز کے حوالے سے خولہ بنت حکیم کا نام لیا جاتا ہے۔ آپ کی رخصت مدینہ میں جا کر ہوئی جبکہ آپ کی عمر نو سال تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے بے پناہ محبت تھی۔ حضرت عائشہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت کرتی تھیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں حضرت عائشہ واحد خاتون تھیں جو باکرہ تھیں۔ آپ نہایت ذہین اور عالمہ فاضلہ تھیں۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نو برس گزارے جس کے نتائج امت کے لیے انتہائی خوش کن اور مثبت ہیں۔ آپ کی وفات 57ھ میں ہوئی اور وصیت کے مطابق جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔

خدمات اور سیرت وفضائل: اسلام کے لیے حضرت عائشہ کی خدمات غیر معمولی اور نا قابلِ انکار ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا ایک بہت بڑا حصہ آپ ہی کی بدولت امت کو میسر آیا۔ کہا جاتا ہے کہ احکام شرعیہ کا ایک چوتھائی حصہ حضرت عائشہ سے منقول ہے۔ آپ نے حضور کے معمولات اور ارشادات کو نہایت صحت اور اہتمام کے ساتھ مسلمانوں تک پہنچانے کا عظیم کارنامہ سرانجام دینے کے ساتھ وضاحت طلب امور کی نہایت خوبصورت تشریف وتفسیر بھی فرمائی۔ دینی تفقہ اور فہم وفراست میں آپ اپنی مثال آپ تھیں۔ صحابہ وتابعین اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے آپ سے رجوع کیا کرتے آپ کے شاگرد صحابہ وتابعین کا حلقہ نہایت وسیع ہے۔ آپ سے مروی احادیث کی تعداد دو ہزار سے زائد ہے۔ مسلمان عورتوں کو بھی آپ سے خصوصی فائدہ پہنچا کہ ان سے متعلق دینی مسائل کو آپ نے نہایت احسن انداز سے بیان فرمایا۔ حدیث اور تفقہ فی الدین کے ساتھ علم الانساب، تاریخ، طب اور شعر وادب میں ممتاز مقام رکھتی تھیں۔ علم وادب کے علاوہ آپ نے مختلف جنگوں میں بھی قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔ غزوۂ احد میں زخمیوں کی مرہم پٹی کے حوالے سے آپ کی خدمات مشہور ومعروف ہیں۔ علم کے ساتھ ساتھ عبادت وزہد اور سخاوت میں بھی آپ اپنی مثال آپ تھیں۔ کثرت سے نمازیں پڑھتیں اور روزے رکھتیں۔ انفاق فی سبیل اللہ اور خیرات کا یہ عالم تھا کہ جو کچھ ہوتا راہِ خدا میں دے دیتیں۔ ابن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ اور اسماء سے بڑھ کر سخی عورت نہیں دیکھی۔ آپ کی عظمت وفضیلت مسلمہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ عائشہ کو عورتوں پر ایسے ہی فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید (حضور کے پسندیدہ کھانے) کو دیگر کھانوں پر۔ حضرت عائشہ نے مختلف روایات میں بطور تحدیثِ نعمت خود بھی اپنی امتیازی حیثیت واضح کی ہے۔ آپ کے امتیازات وفضائل میں سے چند یہ ہیں: (۱) حضرت جبریل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی شبیہ دکھائی اور دنیا وآخرت میں آپ کی بیوی ہونے کا مژدہ سنایا۔ (۲) آپ کی پاکدامنی کی گواہی قرآن نے دی۔ (۳) آپ کے ماں باپ دونوں مہاجر ہیں۔ (۴) حضور نے آپ کے حجرے میں اس عالم میں وصال فرمایا کہ آپ کا سر حضرت عائشہ کی گود میں تھا۔ (۵) آپ کے حجرے کو امام الانبیا کا مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا۔

4۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

تعارف: حضرت حفصہ حضرت عمر فاروق کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی پیدائش بعثتِ نبوی سے پانچ برس قبل ہوئی۔ آپ کا نکاح حضرت قیس بن حذیفہ سے ہوا۔ دونوں نے پہلے حبشہ ہجرت کی اور پھر مدینہ۔ حضرت قیس غزوۂ احد میں زخمی ہونے کے بعد انتقال کر گئے تو آپ کا نکاح سید الانبیا صلی اللہ علیہ

وسلم سے ہوگیا۔ آپ کی وفات 45ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔

خدمات اور سیرت وفضائل: حضرت حفصہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کی مقدور بھر خدمت کی۔ دینی مسائل کو اچھے طریق سے سمجھنے اور انہیں امت تک پہنچانے کے حوالے سے آپ کی خدمات ناقابلِ انکار ہیں۔ آپ نے مختلف مسائل حضور سے پوچھ پوچھ کر یاد کر رکھے تھے۔ آپ بہت بڑی عالمہ تھیں۔ آپ سے متعدد احادیث مروی ہیں۔ علم کے ساتھ ساتھ زہد وتقویٰ میں بھی ممتاز تھیں۔ روایات کے مطابق حضرت جبریل نے آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ حفصہ بہت عبادت گزار اور روزہ دار ہیں، یہ دنیا میں بھی آپ کی بیوی ہوں گی اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں بھی پیچھے نہ رہتیں۔ وفات پر اپنی تمام جائیداد صدقہ کرنے کی وصیت کی۔ آپ کی خدمات اور فضائل کے حوالے سے ایک نہایت اہم چیز یہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے قرآن کا جو سرکاری معیاری نسخہ تیار کروایا تھا وہ آپ کے پاس محفوظ رہا، جس سے بعد ازاں مصحفِ عثمانی کی تیاری عمل میں آئی۔

5۔ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

تعارف: حضرت زینب بنت خزیمہ حضرت خزیمہ بن حارث کی بیٹی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آپ کا نکاح عبداللہ بن جحش سے ہوا تھا۔ عبداللہ غزوۂ احد میں شہید ہوگئے تو حضرت زینب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے چند ہی ماہ بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر تیس سال تھی۔

سیرت وکردار وفضائل: حضرت زینب غریبوں اور مساکین کی مددگار اور نہایت رحمدل خاتون تھیں۔ مساکین کی اتنی خدمت کیا کرتیں کہ آپ کو ام المساکین کہا جانے لگا تھا۔

6۔ حضرت اُم سلمیٰ رضی اللہ عنہا

تعارف: آپ کا نام ہند اور کنیت ام سلمیٰ تھی۔ والد کا نام ابی امیہ تھا۔ پہلا نکاح ابوسلمہ عبداللہ بن الاسد سے ہوا تھا۔ یہ دونوں میاں بیوی ابتدا ہی میں اسلام لے آئے تھے اور حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی۔ غزوۂ احد میں حضرت ابوسلمہ کو ایسے زخم لگے کہ جانبر نہ ہو سکے۔ ابوسلمہ کی شہادت کے بعد آپ سخت افسردہ رہتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی دلجوئی کی خاطر آپ کو پیغامِ نکاح بھیجا۔ نتیجتاً آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آ گئیں۔ آپ نے 84 سال کی عمر میں 63ھ میں انتقال فرمایا۔

سیرت و فضائل: حضرت ام سلمہ تقویٰ، عزیمت اور دینی و علمی و شعور میں نہایت نمایاں تھیں۔ آپ کو راہِ خدا میں سخت صعوبتیں اُٹھانا پڑیں لیکن آپ کے پائے استقلال میں ذرا لغزش نہ آئی۔ آپ کی مدینہ ہجرت سخت صبر آزما تھی۔ جب آپ اپنے شوہر ابوسلمہ کے ہمراہ مدینہ ہجرت کرنے لگیں تو ایک طرف آپ کے خاندان نے آپ کو مدینہ جانے سے روک دیا اور دوسری طرف شوہر کے اہل خاندان نے آپ کا دودھ پیتا بچہ چھین لیا۔ چنانچہ آپ کو شوہر اور معصوم بیٹے کی جدائی کے دوہرے کرب سے دوچار ہونا پڑا۔ آپ اس شدید صدمے میں اکثر روتی رہتیں۔ بالآخر آپ کو مدینہ جانے کی اجازت مل گئی۔ آپ کا اپنا بیان ہے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ خانہ میں سے سب سے زیادہ تکالیف اُٹھانا پڑیں۔ آپ عبادت گزار اور کثرت سے روزے رکھنے والی تھیں۔ قراءت قرآن سے خاص شغف تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود آپ کی قراءت سماعت فرماتے۔ آپ کو احادیث رسول کو یاد رکھنے کا بھی خصوصی شوق تھا۔ بڑی توجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنتیں۔ آپ سے سینکڑوں احادیث مروی ہیں۔ آپ کے علمی فضل و کمال کا یہ عالم تھا کہ صحابہ آپ سے مشورے لیتے اور آپ کے فتاویٰ کے مطابق عمل کرتے۔ ازواجِ مطہرات میں علم و فضل کے اعتبار سے حضرت عائشہ کے بعد آپ ہی کا درجہ ہے۔ آپ کے تفقہ اور اجتہادی بصیرت کی ایک اہم مثال یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جب مسلمان اس بات پر دل گرفتہ تھے کہ وہ دب کر صلح کر رہے ہیں اور مکہ سے باہر سر منڈوانے اور قربانی کرنے میں متذبذب تھے۔ آپ نے حضور کو مشورہ دیا کہ حضور صلی آپ خود سر منڈوالیں اور قربانی کر لیں، مسلمان خودبخود آپ کی پیروی کریں گے۔ چنانچہ حضور نے سر منڈوایا اور قربانی کی تو سب لوگوں نے آپ کی تقلید میں ایسا کرلیا۔ آپ کی فضیلت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو سفر و حضر میں اکثر اپنے ساتھ رکھتے۔

7- حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

تعارف: حضرت زینب بنت جحش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ سے کروایا تھا۔ لیکن ان کا نباہ نہ ہو سکا۔ حضرت زید کے طلاق دینے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے حضرت زینب سے نکاح کرلیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے وقت آپ کی عمر 35 سال تھی۔ آپ نے 53 برس کی عمر میں 20ھ میں وفات پائی۔

سیرت و فضائل: حضرت زینب کو ازواجِ رسول اللہ میں نمایاں اور ممتاز مقام حاصل ہے۔ آپ

حضرت عائشہ کی ہم پلہ تھیں ۔نہایت غیور، صاحب الرائے اور باوقار خاتون تھیں ۔نہایت خشوع وخضوع سے اللہ کی عبادت کرتیں اور فیاضی کے ساتھ اللہ کی راہ میں صدقہ کیا کرتی تھیں ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے فرمایا تھا کہ میرے وصال کے بعد تم میں سے مجھے سب سے جلد وہ ملے گی جس کا ہاتھ لمبا ہوگا۔اس قول میں حضرت زینب کی فیاضی کی جانب اشارہ تھا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ازواج مطہرات میں سب سے پہلے آپ کا انتقال ہوا۔آپ بہت زیادہ فضیلت اور عظمت کی حامل تھیں ۔آپ کا اللہ نے آسمانوں پر حضور سے نکاح کیا اور اس کا ذکر قرآن میں آیا۔آپ کی شادی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑی دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔آپ کے حضرت زید سے نکاح کے نتیجے میں اونچ نیچ اور آقا و غلام میں تفریق کے تصور پر ضرب لگی ۔زید کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے نتیجے میں وہ جاہلانہ رسم ختم ہوگئی جس کے تحت منہ بولے بیٹے یا غلام کی مطلقہ سے شادی حرام تھی ۔

8- حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

تعارف: حضرت جویریہ قبیلہ بنو مصطلق کے سردار حارث بن ضرار کی بیٹی تھیں ۔غزوہ بنی مصطلق میں مسلمانوں کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا۔اس مال غنیمت میں مال و دولت اور جانوروں کے علاوہ بہت سے مرد اور عورتیں بھی تھیں ۔ قبیلے کے سردار کی بیٹی حضرت جویریہ بھی قیدیوں میں شامل تھیں ۔ لونڈیوں کی تقسیم کا مرحلہ آیا تو حضرت جویریہ نے حضرت قیس سے مکاتبت کر لی ، یعنی ایک خاص رقم دے کر ان سے آزادی کا معاہدہ کر لیا لیکن وہ یہ رقم ادا نہ کر سکتی تھیں ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم رضا مند ہو تو میں یہ رقم ادا کر کے تمہیں آزاد کر دیتا اور تم سے نکاح کر لیتا ہوں ۔وہ رضا مند ہو گئیں ۔ حضرت جویریہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے بعد مسلمانوں نے بنی مصطلق کے تمام لونڈیاں اور غلام آزاد کر دیئے ، کہ اب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرال بن چکے تھے ۔حضرت جویریہ نے 50ھ میں 65 سال کی عمر میں وفات پائی ۔

سیرت و فضائل: حضرت جویریہ عبادت گزار اور فیاض خاتون تھیں ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت جویریہ انتہائی برکت والی ہیں کہ آپ کی وجہ سے آپ کے قبیلے کے سینکڑوں لوگوں کو غلامی سے آزادی حاصل ہوئی ۔بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت جویریہ نے اپنے قبیلے کے لوگوں کی آزادی کی خواہش ظاہر کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قیدی آزاد کر دیے ، جن کی تعداد سات سو کے لگ بھگ تھی ۔

9۔ حضرت امِ حبیبہ رضی اللہ عنہا

تعارف: حضرت امِ حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی تھیں۔ آپ کا نکاح عبداللہ بن جحش سے ہوا تھا۔ یہ دونوں شروع شروع میں اسلام لے آئے تھے اور دونوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی لیکن عبداللہ بن جحش حبشہ میں قیام کے دوران عیسائی ہو گیا اور ارتداد کی حالت ہی میں مر گیا۔ حضرت امِ حبیبہ دینِ اسلام پر قائم رہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ صورتحال معلوم ہوئی تو آپ نے شاہ حبشہ نجاشی کے ذریعے امِ حبیبہ کو پیغام نکاح بھیجا۔ مہر مقرر کیا اور ولیمہ کیا۔ بعد ازاں آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ روانہ کر دیا۔ آپ کا انتقال 44ھ میں 73 سال کی عمر میں ہوا۔

سیرت و فضائل: حضرت امِ حبیبہ نہایت باہمت اور پختہ عزم و عقیدے کی مالک تھیں۔ ہجرت حبشہ کے بعد آپ کا خاوند مرتد ہو گیا مگر آپ مستقل مزاجی سے دینِ اسلام پر قائم رہیں۔ اسلام اور پیغمبر اسلام سے بے پناہ محبت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی چیز کی آپ کے نزدیک کیا قدر تھی اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے والد ابوسفیان اسلام لانے سے قبل آپ کے پاس مدینہ آئے تو آپ نے انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر نہ بیٹھنے دیا اور اس کی وجہ یہ بیان کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر پاک و مقدس ہے اور آپ شرک سے آلودہ ہیں اور اس قابل نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھیں۔ حضرت امِ حبیبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے مطابق عمل میں پیش پیش رہتیں۔ مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سن کر پلے باندھ لیتیں کہ جو شخص بارہ رکعتیں نوافل ادا کرے گا اس کے لیے اللہ جنت میں گھر بنائے گا اور پھر کبھی یہ نوافل ترک نہ کیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین پر عمل کے لیے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کوئی پروا نہ کرتیں۔ دامادوں کے حقوق کا خصوصی خیال رکھتیں۔

10۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

تعارف: حضرت صفیہ مدینے کے مضافات میں رہنے والے مشہور یہودی قبیلے بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ آپ غزوۂ خیبر کے نتیجے میں قیدی بن کر آئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عزت و احترام سے نوازا۔ ان کی دلجوئی فرمائی اور انہیں آزاد کر کے اپنے عقد میں لے لیا۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ قیدی بن کر آتے وقت، جبکہ میرے شوہر، بھائی اور باپ قتل ہو چکے تھے، مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی سے نفرت نہ تھی۔ کچھ دیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی اور آپ نے مجھے جنگ کی

سے آگاہ کیا۔ اس تھوڑی سی دیر میں حضور میرے لیے دنیا کی سب سے محبوب شخصیت بن گئے تھے۔ آپ کا انتقال 50ھ میں 60 سال کی عمر میں ہوا۔

سیرت و فضائل: حضرت صفیہ نہایت متحمل مزاج، ذہین اور صاحب علم و فضل خاتون تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں تو دیگر ازواج مطہرات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خاندان کے ساتھ نہایت اچھا اور فیاضانہ رویہ اپنایا۔ انہیں بڑی مقدار میں سونا اور دیگر تحائف دیئے۔ آپ نے اپنے یہودی قرابت داروں سے بھی نہایت اچھا سلوک کیا کرتیں۔ آپ کی ایک لونڈی نے حضرت عمر سے شکایت کی کہ حضرت صفیہ یہودیوں سے محبت رکھتی اور ہفتے کے دن کو محترم خیال کرتی ہیں۔ حضرت عمر نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: مجھے جمعہ کے دن کی نعمت ملی ہے، وہی کافی ہے اور جہاں تک پہلا اعتراض ہے تو میں یہودیوں سے نیک سلوک اس لیے کرتی ہوں کہ وہ میرے قرابت دار ہیں اور اسلام صلہ رحمی کی تاکید کرتا ہے۔ پھر حضرت صفیہ نے لونڈی سے شکایت کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے کہا مجھے شیطان نے گمراہ کیا۔ حضرت صفیہ نے یہ کہنے کی بجائے کہ تو نے مجھ سے زیادتی کی اس کو آزاد کر دیا۔ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ محبت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ایک بیوی نے حضرت صفیہ پر طنز کی تو آپ نے کئی دن ان سے کلام نہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سفر میں بھی ساتھ لے جایا کرتے اور بہت عزت سے نوازتے۔

11- حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

تعارف: حضرت میمونہ کے والد کا نام حارث اور والدہ کا نام ہند تھا۔ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتی تھیں۔ مشہور صحابہ عبداللہ بن عباس اور خالد بن ولید آپ کے بھانجے تھے۔ آپ کا پہلا نکاح مسعود بن عمرو سے ہوا تھا۔ مسعود سے علیحدگی ہوگئی تو آپ کا دوسرا نکاح ابورہم سے ہوا۔ ابورہم کے انتقال کے بعد 7ھ میں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ آپ کا انتقال 51ھ میں مقامِ سرف پر ہوا۔ مقامِ سرف ہی وہ جگہ ہے جہاں عمرہ قضا سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کیا تھا۔

سیرت و فضائل: حضرت میمونہ بھی اعلیٰ اخلاق و کردار کی مالک تھیں۔ غریبوں اور مسکینوں کی خدمت کیا کرتیں۔ غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کرتیں۔ اگر ضرورت پڑتی تو قرض لے کر بھی راہ خدا میں صرف کرنے سے گریز نہ کرتیں۔ نصوص شرعیہ پر غور و فکر اور اجتہاد کے ذریعے کسی معاملے کی تہہ تک پہنچنے کا بھی آپ کو ملکہ حاصل تھا۔ چنانچہ آپ دینی مسائل میں لوگوں کی رہنمائی فرماتیں۔

اولاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کی تعداد چھ سے بارہ تک بیان کی گئی ہے۔ چار بیٹیوں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ پر اہل سیر و تاریخ عام طور پر متفق ہیں البتہ بیٹوں کی تعداد میں بہت اختلاف ہے۔ بیٹوں کی تعداد دو سے لے کر آٹھ تک ذکر ہوئی ہے۔ پانچ بیٹوں حضرت قاسم، حضرت ابراہیم، حضرت عبداللہ، حضرت طاہر، حضرت طیب کے اسما عام ملتے ہیں۔ دو بیٹے قاسم اور ابراہیم ایسے ہیں جن کا سب اہلِ سیر و تاریخ نے ذکر کیا ہے۔ اس اعتبار سے دیکھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کی متفق علیہ تعداد چھ قرار پاتی ہے۔ چاروں بیٹیاں اور حضرت قاسم حضرت خدیجہ کے بطن سے تھے اور حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ کے بطن سے۔ ذیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انہی چھ اولادوں کا مختصر تذکرہ پیش کیا جا رہا ہے۔

حضرت زینبؓ رضی اللہ عنہا

<u>تعارف</u>: حضرت زینب سرور عالم کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی پیدائش اعلانِ نبوت سے دس سال قبل ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی والدہ حضرت خدیجہ کے مشورے سے آپ کی شادی آپ کے خالہ زاد ابو العاص بن ربیع سے کی۔ ابو العاص اسلام تو غزوہ بدر کے بعد لائے البتہ ان کا حضرت زینب سے سلوک شروع سے شریفانہ رہا۔ ابھی وہ اسلام نہیں لائے تھے کہ قریش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے کی غرض ان پر حضرت زینب کو طلاق دینے کے لیے دباؤ ڈالا اور کہا کہ قریش کی جس عورت سے پسند کرو شادی کرا دیتے ہیں مگر انہوں نے جواب دیا کہ زینب کے مقابلے میں مجھے قریش کی کوئی بھی عورت پسند نہیں۔ ابو العاص شعب ابی طالب میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہلِ خانہ کو سامانِ خورد و نوش پہنچانے کی اپنی سی کوشش کرتے رہے۔

غزوہ بدر میں ابو العاص کفار کی طرف سے شریک ہوئے اور گرفتار ہو گئے۔ رہائی کے وقت انہوں نے وعدہ کیا کہ زینب کو مدینہ روانہ کر دیں گے۔ انہوں نے وعدہ پورا کیا اور حضرت زینب کو اپنے بھائی کنانہ کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ کر دیا۔ کفار نے مزاحمت کی اور آپ کو تکلیف پہنچائی لیکن بالآخر آپ حضور کے بھیجے ہوئے صحابہ کرام کے ہمراہ مدینہ پہنچ گئیں۔ کچھ عرصہ بعد ابو العاص بھی مسلمان ہو گئے اور مدینہ تشریف لے آئے۔ ابو العاص کے مدینہ آنے کے ایک دو سال بعد 8ھ میں حضرت زینب انتقال کر گئیں۔

سیرت و فضائل: حضرت زینب نے دینِ اسلام کی خاطر بہت سی مشکلات برداشت کیں۔ ابتدائے اسلام میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کی طرف سے مظالم کا سامنا تھا آپ نے چھوٹی عمر کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد و نصرت فرمائی۔ ایک دفعہ کفار نے حضور سے بدکلامی کی اور آپ کو زدو کوب کیا تو آپ دوڑتی ہوئی پہنچیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پلایا اور آپ کے ہاتھ اور منہ اپنے دوپٹے سے صاف کیا۔ شعب ابی طالب میں ابوالعاص کی طرف سے سامان خورد و نوش کی ترسیل میں بھی آپ کا کردار ناقابلِ تردید ہے۔ جب آپ نے مدینہ ہجرت فرمائی تو کفار نے آپ پر حملہ کر دیا جس سے آپ کو نہایت گہرا زخم لگا اور آپ اونٹ سے گر گئیں۔ اس وقت آپ امید سے تھیں۔ الغرض سخت مشکلات برداشت کر کے مدینہ پہنچیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے راہِ حق میں ان تکالیف پر حضرت زینب کی مدح کی اور انہوں نے اپنی بیٹیوں میں افضل ترین قرار دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب اور آپ کی اولاد سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ کی بیٹی امامہ کو نماز کی حالت میں بھی کندھوں پر بٹھا لیتے۔ ایک دفعہ کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہار تحفہ دیا۔ آپ نے فرمایا میں یہ اسے پہناؤں گا جس سے مجھے سب سے بڑھ کر پیار ہے۔ اہلِ خانہ نے خیال کیا کہ حضرت عائشہ کو ملے گا مگر آپ نے امامہ کو پہنا دیا۔ حضرت زینب کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے کفن میں ڈالنے کے لیے اپنا تہبند عطا فرمایا۔ خود نمازِ جنازہ پڑھائی، اپنے ہاتھوں سے لحد میں اُتارا اور واضح فرمایا کہ میں نے زینب کے لیے قبر کی منزلوں کی آسانی کی دعا کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے وہ قبول فرمالی ہے۔ لہٰذا میں بہت خوش ہوں۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

تعارف: حضرت رقیہ کی پیدائش اعلانِ نبوت کے سات برس قبل ہوئی۔ آپ اور آپ کی بہن ام کلثوم کا نکاح بچپن ہی میں ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے ہو گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو ابولہب نے سخت مخالفت کی اور اپنے بیٹوں پر دباؤ ڈالا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کو طلاق دے دیں۔ انہوں نے ابولہب کی بات مان لی۔ یوں حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم کو رخصتی سے قبل ہی طلاق ہو گئی۔ طلاق کے بعد حضرت رقیہ کی شادی حضرت عثمان بن عفان سے ہو گئی۔ حضرت رقیہ نے حضرت عثمان کے ہمراہ حبشہ ہجرت کی۔ حبشہ میں حضرت رقیہ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا لیکن عبداللہ کا چند سال بعد انتقال ہو گیا۔ ہجرت حبشہ سے واپس آنے کے بعد حضرت عثمان اور حضرت رقیہ نے مدینہ ہجرت کی۔ مدینہ میں حضرت رقیہ بیمار ہو گئیں۔ 2ھ میں بدر کے موقع پر حضرت عثمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت رقیہ کی تیمارداری کے لیے

مدینہ رُکے رہے اور جنگ میں شرکت نہ کر سکے۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ جس وقت یہ
کا مژدہ مدینہ پہنچا حضرت رقیہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچنے تک آپ کی تدفین
ہو چکی تھی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں آپ کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔

سیرت وفضائل: حضرت عثمان اور حضرت رقیہ دین اسلام کی خاطر ہجرت کرنے والا پہلا جوڑا ہے۔
یوں حضرت رقیہ پہلی عورت ہیں جنہوں نے اپنے شوہر کے ہمراہ اسلام کی خاطر ہجرت کی۔ حضرت رقیہ
سے اور حضرت عثمان کا فضل وکمال اس سے بھی عیاں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں
کے نکاح کے بارے میں اللہ نے مجھے وحی فرمائی ہے۔ حضرت رقیہ کی عظمت وفضیلت اس امر سے بھی
واضح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی تیمارداری کی خاطر حضرت عثمان کو غزوۂ بدر میں شرکت سے
روک دیا اور فرمایا کہ تمہارا اجر وثواب مجاہدین ہی کی مانند ہوگا نیز تمہیں مالِ غنیمت میں سے بھی حصہ ملے گا۔

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا

تعارف: حضرت ام کلثوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری صاحبزادی ہیں۔ آپ کا پہلا نکاح، جیسا کہ
اوپر ذکر ہوا، ابولہب کے بیٹے سے ہوا تھا لیکن رخصتی سے قبل ہی طلاق ہوگئی تھی۔ حضرت رقیہ کا انتقال ہوا
تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی حضرت عثمان بن عفان کے نکاح میں دے دیا۔ حضرت عثمان سے
نکاح کے تقریباً چھ برس بعد 9ھ میں آپ کا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

سیرت وفضائل: حضرت ام کلثوم نہایت نیک سیرت خاتون تھیں۔ روایات میں آتا ہے کہ جبریل
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور اللہ کا حکم سنایا کہ ام کلثوم کو عثمان کے نکاح میں دے دیں۔
یہ چیز حضرت عثمان کی عظمت وفضیلت کے ساتھ ساتھ حضرت ام کلثوم کی عظمت وفضیلت پر بھی دلالت
کرتی ہے۔ آپ کی فضیلت کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ آپ کے حضرت عثمان کے نکاح میں آنے کے
بعد حضرت عثمان کو ذوالنورین (دونوروں والا) کا خطاب ملا۔ گویا حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم دونوں
سراپا نور تھیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

تعارف: حضرت فاطمہ حضور کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ آپ کی ولادت بعثتِ نبوی سے تقریباً ایک
سال قبل ہوئی۔ تقریباً پندرہ سال کی عمر میں آپ کا نکاح حضرت علی سے ہوا۔ آپ کے پانچ بچے تھے

جن میں سے حسن، حسین اور زینب بہت مشہور اور عظیم شخصیات ہیں۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے چھ ماہ بعد وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

سیرت وفضائل: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نیکی وتقویٰ اور فضل وکمال میں اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ نے نہایت چھوٹی عمر میں دینِ حق کی نصرت کا فریضہ سرانجام دینا شروع کردیا تھا۔ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم حرم میں نماز ادا فرمارہے تھے کہ ابوجہل کے اکسانے پر کفار نے حالت سجدہ میں آپ کے اوپر اونٹ کی اوجھڑی لاکر ڈال دی۔ حضرت فاطمہ کو معلوم ہوا تو دوڑتی ہوئی آئیں اور آپ پر سے گندگی صاف کی۔ حضرت فاطمہ گھر کے تمام کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرتیں۔ صفائی کرتیں، چکی پیستیں، کھانا پکاتیں، یہاں تک کہ مشقت کرکر کے آپ کے ہاتھوں پر نشان پڑ گئے تھے۔ حضرت علی کے کہنے پر ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خادم کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ دیگر مسلمان ضرورت مند موجود ہیں۔ لہٰذا آپ کو خادم فراہم نہیں کرسکتا۔ البتہ آپ کو ایک وظیفہ بتاتا ہوں۔ نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ حضرت فاطمہ نے یہ معمول بنالیا۔ یہ تسبیح تسبیح فاطمہ کہلاتی ہے اور نہایت اہم اور مشہور وظیفہ ہے۔ حضور کو حضرت فاطمہ سے غیر معمولی محبت تھی۔ فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ سفر پر جاتے اور آتے وقت حضرت فاطمہ کو شرفِ ملاقات بخشتے۔ جب حضرت فاطمہ حضور کے پاس آتیں تو آپ کھڑے ہوجاتے، ان کا ماتھا چومتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ آپ کی اولاد بھی انتہائی نیک بخت اور صاحب عظمت ہے۔ حضرت حسین علیہ السلام نے دین حق کی خاطر جو قربانی پیش کی جو جس کی تاریخ میں کوئی مثال موجود نہیں۔ حضرت فاطمہ کی غیر معمولی عظمت کا اندازہ اس سے لگایے کہ حضور نے فرمایا: فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

حضرت قاسم رضی اللہ عنہ

تعارف: حضرت قاسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ بعض اہل سیر وتاریخ کے مطابق حضرت قاسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی اولاد ہیں اور بعض کے نزدیک دوسری۔ بہر حال آپ کی پیدائش اعلانِ نبوت سے قبل ہوئی۔ آپ بچپن ہی میں فوت ہوگئے۔ بعض کے نزدیک آپ چند دن زندہ رہے اور بعض کے نزدیک چند سال۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ہی کی نسبت سے ابوالقاسم کہا جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

تعارف: حضرت ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ کے ہاں 8ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری اولاد ہیں۔ یہ بھی زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہے بلکہ بچپن ہی میں چند ماہ کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ان کی وفات کے حوالے سے ایک اہم چیز یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کے اس توہم پر ضرب لگائی کہ سورج اور چاند کو گرہن کسی بڑے آدمی کی وفات کی وجہ سے لگتا ہے۔ حضرت ابراہیم کی وفات کے روز اتفاق سے سورج کو گرہن لگ گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں ان کے گرہن کا کسی کی وفات سے کچھ تعلق نہیں۔